UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 11 24 03 10 021 5

CARD (please type)
NO. OF COPIES
hammad Haqir
Benazir.
RESERVED
1283
PRICE
Rs 8/-
LOCATION
M NO.
D BY
COUNTER SIGNED BY
WB

PK 2198 H367K3

Haqir, Fath Muhammad Faruqi
Kalam-i benazir

40 48 97

Haqir, Fath Muhammad Fārūqī

Kalām-i benaẓīr

PK
2198
H367K3

LIBRARY
DEC 14 1971
UNIVERSITY OF TORONTO

بعون بانی زمین آسمان بفضل خالق کون مکان نسخہ

کلام دلپذیر پسندیدہ صغیر و کبیر راحت جان فرحت افزا سے

کلام بے نظیر

۱۳۱۵ھ

تصنیف شاعر شیریں زبان طوطی ہندوستان جناب حافظ شیخ محمد فاروقی

در مطبع آفتاب عالمتاب پریس لکھنؤ میں بتاریخ ۱۵ ماہ اپریل سنہ [illegible] طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل اول

رحمت گناہگارون پہ کیا بیحساب ہی
نام اوسکا ہی غفور رہر یک فیضیاب ہی

محشر کا کچھ خطر ہی نہ خوف حساب ہی
دن رات ورد نعت رسالت مآب ہی

جان سوختہ ہی اور دل مضطر کباب ہی
جینا فراق یار مین ہمکو عذاب ہی

ساغر ہماری عمر کا لبریز ہو چکا
بیہوشی کیا کرین کہ نہ عہد شباب ہی

شاید کسی کے زلف کا یہ ہو گیا اسیر
جو جہہ میرے دلکو نہین پیچ و تاب ہی

اوس دل شکن سے جب کہا مینے کہ دل نہ توڑ
بولا کہ قتل اہل ورے دین مین صواب ہی

بوسہ طلب جو یار سے کرتا ہون مین تو وہ
جھنجلا کے کہتا ہی تمہین کیا اضطراب ہی

مین تخطیا ہون پر نہین کھلتا ہی کچھ سبب
اوس بت نے کس لیئے مجھ پر عتاب ہی

پردہ اوٹھا کے چہرہ انور دکھایئے
آنکھین ترس رہی ہین یہ کیسا حجاب ہی

جاناں تمہارے عشق مین چھانی ہے ہمنے خاک
اسواسطے ملا ہمین وحشی خطاب ہے

عزت شریف کی نہین اس زل کے سامنے
افسوس ہے زمانے کا یہ انقلاب ہے

چھوڑو حقیر ذکر بتان لو خدا کا نام
کعبہ کو تم چلو یہ طریق ثواب ہے

غزل دوم

بت غارتگر دین پر طبیعت میری آئی ہے
اسی باعث سے مینے دیر مین کی جبہ سائی ہے

ابھی وہ طفل نادان ہے نہین قدر اوسکو عاشق کی
ولیکن یاد اوسکو خوب طرز دلربائی ہے

صف اغیار سے ملتے ہو صاحب یہ تو بتلاؤ
خطا میری ہے کیا ایجان جو مجھسے کج ادائی ہے

رقیب روسیہ کے خرمن دل پر گری بجلی
تو مین سمجھونگا کالی چیز پر کچھ آفت آئی ہے

خدارا اے صنم بوسہ لب شیرین کا دو ہمکو
لبون پر مثل فرہاد اب ہماری جان آئی ہے

نہین ہے مثل مجنون ہوش کچھ اے غیرت لیلی
مرے قالب مین جبسے آپ کی الفت سمائی ہے

تلون طبع ہے وہ یار حال اوسکا کچھ نہ پوچھو
گھڑی بھر مجھسے خوش ہے وہ تو اکدم مین لڑائی ہے

تمہارے ہاتھ کو کیونکر ید بیضا سے وہ نسبت
کہین مشہور تر اوس سے آپکا دست حنائی ہے

نکرتے عشق گر تم سے ذلیل و خوار کیون ہوتے
محبت مین تمہارے ہمنے کیا ذلت اوٹھائی ہے

تمہارے مصحف رخ کا نہین بوسہ لیا ہمنے
قسم جھوٹی کلام اللہ کی کیون تمنے کھائی ہے

پس از مردن بجائے فاتحہ اوس شوخ نے اکثر
مٹانے کو ہمارے قبر پر ٹھوکر لگائی ہے

چبا کر پان تمنے سرخ جب ہونٹ اپنے دکھلائے
لبون سے آپ کے لعل یمن کو شرم آئی ہے

کہین جانے نہ دینگے آپ کو ہم پاس سے اپنے
نہین دم بھر گوارا آپ کی ہمکو جدائی ہے

نہین ہے حرم آیا کبھی بھولے سے وہ کافر
پرستش بت کی کر کے برہمن نے منہ کی کھائی ہے

نہین آیا میرے گھر وہ شکر ایک مدت سے
رقیب روسیہ نے کچھ اوسے پٹی پڑہائی ہی

مدد کو یا نبی پہونچو براے کبریا جلدی
حقیر ناتوان پر لشکر غم کی چڑھائی ہی

غزل سوم

ہمارے دل کی بھی یارب کبھی تو آرزو نکلے
کبھی بھولے سے اگر اسطرف وہ ماہرو نکلے

جلایا آتش ہجران مین تجکو مثل پروانہ
نہ بھولے سے کبھی آگر ادھر وہ شمعرو نکلے

ہمین رنجیدہ کرتے ہین رقیبون سے وہ مل ملکر
لگایا جسنے دل وہ بے وفا و تند خو نکلے

ادھر زلفین ادھر آنکھین ادھر ابرو ادھر مژگان
مرا دل ایک ہی اور دشمن اسکے چارسو نکلے

کرین کیا اعتبار اے دل زمانے کی محبت کا
بظاہر آشنا جو تھے وہ باطن مین عدو نکلے

ہوا ثابت یہ توڑا محتسب نے آج میخانہ
جو لیکر رند اپنے ہاتھ مین جام و سبو نکلے

چل اے دل اوس صنم کے پاس تجکو لے چلون لیکر
نہ ہو وہ تیرے منہ سے کوئی وان گفتگو نکلے

سوال وصل کرتا ہون تو کہتے ہین وہ جھنجلا کر
پھر ایسی بات کا چرچا نہ میرے روبرو نکلے

مین جاؤن کس طرح کوچہ مین اون کے وہ یہ کہتے ہین
اگرچہ گئے قتل ہم تجکو جو یان بھولے سے تو نکلے

الہی اب تو ملجاے کہین وہ دلربا ہمکو
کہ جسکی جستجو مین ہم ہین پھرتے کوبکو نکلے

حقیر ناتوان کو بزم مین اب وہ بلاتے ہین
رقیب انجمن سے اوٹھ کے ہوکر زرد رو نکلے

غزل چہارم

دل ہمارا جو فداے قد جانان ہوجاے
پست نظرون مین نہ کیون سرو گلستان ہوجاے

جملہ عالم کو جو عشق رخ جانان ہوجاے
پھر تو ہر فرد بشر حافظ قرآن ہوجاے

اے پری رو تری زلفون کا جسے سودا ہو
پا بزنجیر وہ ہو قید ہی زندان ہو جائے

دل مرا طفل برہمن پہ ہوا ہی جو فدا
کیون نہ زنار ہر اک تار رگ جان ہو جائے

مصحف عارض جانان پہ جو ہی خال سیاہ
کیا تعجب ہی جو ہندو سے مسلمان ہو جائے

اوس پری کا جو کسی شب ہو مرے گھر مین گذر
خانہ تار مرا بیت سلیمان ہو جائے

ہو چکی وصل کی شب آئی سحر فرقت کی
کیون نہ اس غم سے مرا چاک گریبان ہو جائے

جاون جنت مین جو بے یار نہ ٹھہرون دم بھر
بدتر از نار مجھے خلد کا ایوان ہو جائے

ہم سر قیس ہون وحشت مین یہ میرے ہی خلش
جس جگہ جاون وہ پر خار بیابان ہو جائے

یا شہ روز جزا عرض ہی یہ محشر مین
سایہ افگن مرے سر پر ترا دامان ہو جائے

اب تو بیٹھا ہی ترے در پہ گدا ہو کے حقیر
مہر کی اس پہ نظر اے مہ تابان ہو جائے

غزل پنجم

ترے ہجر کا بت مہ لقا مرے دل پہ زخم شدید ہی
نہین چین پاونیگا وہ کبھی جو کہ تیرا طالب دید ہی

گئے ہین عدم کو بہت سے جو نہین اونمین سے ہی کوئی پھر
نہ تو ہمکو اونکی خبر ملی کہ نہ پہونچی اونکی رسید ہی

کرے اپنے مرشد پاک پر دل و جان فدا جو کوئی بشر
کرون کیا مین اوسکی صفت بیان وہ خدا پرست مرید ہی

پھرا ہی رسول سے جو کوئی کہ ہوا جہنمی وہ شقی
نہین راضی اوس سے خدا کبھی وہ دو جہان مین مرید ہی

نہین الفت آل رسول سے جسے ہی وہ دشمن کبریا
تو یہ جان لو اوسے دوستو وہ لعین مثل یزید ہی

جسے بغض صحب نبی سے ہی مجھے نفرت ایسے شقی سے ہی
کہ وہ شب جہان مین جو ہارہی نہین ایسا کوئی پلید ہی

جو وہ سیم تن وہ صنم مرے گھر مین رنجہ کرے قدم
مرے دل لیے درد و رنج و غم تو یہ مجھکو جشن عید ہی

نہ چڑھانے دو تو تم ردا میرے قبر پر نہ وہ آئینگے
جو نہین صاف ہوگا یہی گمان کہ کوئی مرا شہید ہی

ملے وہ رقیبون سے دمبدم مجھے کیون نہ اسکا ہو صدمۂ غم — کرون ترک مین اوسے نہین یکقلم کہ یہ بات مجھسے بعید ہی

ترے رخ کے آگے خجل قمر ترا نور سب مین ہی جلوہ گر — ترا چہرہ صاف ہی اسقدر کہ نہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی

کیا جس سے عشق حقیر نے نہین اوس مین نام کو بھی وفا
مرا دل ہی جسپہ فدا ہوا کہ ابھی وہ یار جدید ہی

غزل ششم

ہجر نے تیرے مجکو ستایا اے بت ماہ لقا میرے
اپنا جمال نہ تو نے دکھایا اے بت ماہ لقا میرے
عشق مین تیرے مین ہوا رسوا مجکو نہین ہی خبر میری
مجھ سے خفا ہی اپنا پرایا اے بت ماہ لقا میرے
یون تو حسین ہین ہزارون جہان مین کوئی نہین ہی تجھسے بہتر
شکل نے تیری مجکو لبھایا اے بت ماہ لقا میرے
دیر و حرم مین جلوہ نما ہی شان تری کل عالم مین
سب کے دلون مین ہی تو ہی سمایا اے بت ماہ لقا میرے
صحرا بہ صحرا کوچہ بکوچہ شرق سے لیکر غرب تلک
خوب سا تو نے مجکو پھرایا اے بت ماہ لقا میرے
ہی پاس ہمارے تو ہر دم ہو کیون نہ یقین بھلا ہمکو
نحن اقرب تو نے سنایا اے بت ماہ لقا میرے
حور ملک اور کوہ و شجر سے بار محبت اوٹھ نہ سکا
آخر کو ہمنے ہی اوٹھایا اے بت ماہ لقا میرے

ارض و سما مین ہی تجکو ڈھونڈھا پر نشان پایا تیرا
اپنے ہی آپ مین تجکو پایا اے بت ماہ لقا میرے
ہی یہ حقیر خستہ و عاجز رحم کر اس کے حال پہ تو
کیون شہر اسکا اس سے چھوڑا اے بت ماہ لقا میرے

غزل ہفتم

کیا بد نگاہ سے مجھے خوف و گزند ہی
خال سیاہ آتش رخ پر سپند ہی

باغ ارم کا وصف نکر میرے سامنے
واعظ مجھے تو کوچہ جانان پسند ہی

دل ہی ہی گفتگو سے ترا او جنے لے لیا
تلخی نہین ہی یار کی باتون مین قند ہی

کرتا ہی حمد خالق ارض و سما رقم
کیا ہی ہمارے خامہ کا رتبہ بلند ہی

بخشائینگے جناب نبی حق سے روز حشر
محشر مین مجکو کچھ نہین خوف و گزند ہی

آواز ہی نہ آیا وہ جب ہمنے یار کر
چڑھنے کو بام یار پہ ڈالی کمند ہی

تشبیہ دون اگرچہ مین سنبل سے ہو خطا
وصف دو صنم مین زبان میری بند ہی

ہیہات نجایگا کبھی کوئی سو عدم
ہر دم پری سوار ہی قضا کا سمند ہی

وہ فضل ہی ہمین مجھے ستو گا لیا ان ستا
کیون چھوڑون اے قمر ترا تھا [illegible] بند ہی

نامحرم آپ کی کہین مجھسے نہ دیکھیا نہین
ایسا نجان کھلا ہوا سینہ کا بند ہی

کیا اصل مہر و مہ رخ انور کے سامنے
او آئینہ تو ہو رہ کے حسن کا ماہ تو پسند ہی

دل سے ہین انپر و ہتو جان فدا کا ہون عالم
بندہ تو حسن کا ہی نہین نقش بند ہی

حوران باغ خلد کی ہمکو نہین ہوس
دلکو ہمارے صورت دلبر پسند ہی

چوٹی کے بوجھ سے زی بل کھاتی ہی کمر
کہتے ہین وہ کہ دیکھا جرا بند بند ہی

بوسہ طلب جو میں نے کیا بول ہنس کے وہ — سرکار حسن سے تری تنخواہ بند ہی
جسجا سے جھانکتے تھے ہم اوس یار کی طرف — افسوس اب وہ روزن دیوار بند ہی
حاسد کی کیا مجال جو کچھ کر سکے کلام — دم سیر سے آ گئے اوس خنجر ہی دم کا بند ہی

اب عشقبازی چھوڑ دیتے ہو کی قسم ای حقیر
ہر بار تجکو بس یہی ناصح کی پند ہی

غزل ہشتم

تمہاری ہجر کا دل پر قلق ہی — جدائی سے تمہاری سینہ شق ہی
ہراک انسان یہ کہتا ہی مجھکو — یہ کسکے غم میں تیرا رنگ فق ہی
ابھی لکھا نہیں خط اوس پری کو — ہوائے شوق سے اوڑتا ورق ہی
وہی ہی جلوہ گر کون و مکان میں — کوئی خالی نہیں اوس سے طبق ہی
ہمیں سمجھاوگے کیا واعظو تم — عبارت سخن اقرب کی ادق ہی
چلے آتے ہو جانان دور سے تم — سبب یہ ہی جو چہرہ پر عرق ہی
کہا ہی شام کو آنے کو کس نے — یہہ پھولی کیوں مرے منہ پر شفق ہی
دبستان محبت میں ازل سے — ملا بس مجھکو ابجد کا سبق ہی

حقیر اب تو نکر محشر کا کچھ غم
شفاعت کو ترے محبوب حق ہی

غزل نہم

غم گلرخان ہم اوٹھائے ہوئے ہین — بہت داغ سینہ پہ کھائے ہوئے ہین
نہ رو دین بھلا بلبلین کیون چمن مین — قریب اب خزان کے دن آئے ہوئے ہین

یہ طرز ادا ناز غمزہ و عشوہ
سب اوس بت کو میرے سکھائے ہوئے ہیں

شہید اب کمر و تیغ ابرو سے ایجان
کہ ہم دیر سے سر جھکائے ہوئے ہیں

لگا کہنے گور غریبان پہ قاتل
نکلے یہ میرے بسائے ہوئے ہیں

غم و درد و رنج و الم اور حرمان
مرے گھر میں تشریف لائے ہوئے ہیں

وہ ہیں فانئے خاص ذات آلہی
خودی کو جو اپنی مٹائے ہوئے ہیں

بلانے سے ہرگز نہیں آئیں گے وہ
دلا اونکو ہم آزمائے ہوئے ہیں

حقیر اب نہیں کچھ بھی غیروں کا شکوہ
عزیزوں کے ہمکو ستائے ہوئے ہیں

غزل دہم

زلف پیچاں میں ہزاروں ہیں گرفتار اوجھے
کہہ دو شانہ سے نہ اوس کے کبھی نہہار اوجھے

واہ کیا دام محبت ہی ترا او صیاد
جسکے پھندے میں ہر اک غافل و ہشیار اوجھے

جال پھیلائے ہوئی ہیں مری گردن کی گرہیں
دیکھ قاتل نہ کہیں خنجر خونخوار اوجھے

گرم سودا ہی تری اب تو خریداری کا
مشتری تیری ہزاروں سر بازار اوجھے

آرزو دل کی تری اتو بر آئیگی حقیر
اندنون خود بخود آپس میں ہیں اغیار اوجھے

غزل یازدہم

مرا مجھ سے بیوجہہ دلبر خفا ہی
کوئی اوس سے پوچھے مری کیا خطا ہی

کئی دن سے وہ شوخ مجھ سے جدا ہی
مجھے اتو دشوار جینا ہوا ہی

لگا کر کے مہندی پہن سرخ جوڑا
مرے دل کو پامال وہ کر گیا ہی

الٰہی نے مجھسے تو لیا دل میرا
یہ روتی ہیں مانند برسات آنکھیں
دل و دین جان لے بیٹھے مجھکو
پھنساتے ہیں عاشق کو یقین کھاکر
تو دل یا نہ مل مجھسے اے میرے دلبر

شب و روز میری یہی التجا ہے
مرے دل پہ ہر وقت غم کی گھٹا ہے
مرے پاس کیا اور باقی رہا ہے
بتوں کی محبت بھی اک بلا ہے
اوسی میں پھنسی ہے حقیری قضا ہے

حقیر اب یہ رکھ یاد مصرعہ کسی کا
حسینوں سے دل کا لگانا برا ہے

غزل دوازدہم

وہ خفا ہوا ہے جو نا مجھے فکر ہے یہی روز و شب
ہوا کیا غضب یہ ہوا کیا غضب ہوا کیا غضب ہوا کیا غضب
مری سرنوشت میں غم ہجر تیرے سے نازنین
[illegible] جان بلب [illegible] جان بلب
[illegible] کہ لئے وہ غضب خفا
نہ کھلا سبب نہ کھلا سبب نہ کھلا سبب نہ کھلا سبب
جو جدا ہے مجھ سے میرا صنم یہ خیال ہے مجھے دمبدم
وہ ملیگا کب وہ ملیگا کب وہ ملیگا کب وہ ملیگا کب
ملے مجھ سے میرا وہ دلربا مری ہے خدا سے بس التجا
یہی روز شب یہی روز شب یہی روز شب یہی روز شب
مجھے بزم میں جو بلائیے تو رقیب کو نہ بٹھائیے

وہ شہ ہی بے ادب وہ ہی بے ادب وہ ہی کہ جسے ادب وہی مراد ہے

یہ مری خدا سے ہی آرزو کہ غم و رنج مین ہون مرے عدو
تجھے ہو طرب مجھے ہو طرب مجھے ہو طرب مجھے ہو طرب

مجھے ساقیا تو پلا دے وہ کہ بجھے جگر مین جو آگ ہی
مین ہون تشنہ لب مین ہون تشنہ لب مین ہون تشنہ لب مین ہون تشنہ لب

مجھے خوف روز جزا نہین کہ میرے شفیع ہین بالیقین
وہ شہ عرب وہ شہ عرب وہ شہ عرب وہ شہ عرب

تری زلف کا جو اسیر ہی جسے خلق کہتی حقیر ہی
مرا ہی لقب مرا ہی لقب مرا ہی لقب مرا ہی لقب

غزل سیزدہم

جیسے ہمارے پہلو مین دل ربا نہین / بیچین دل ہی ہوش ہمارے بجا نہین

ہر روز جا کے پیتا ہون میخانہ مین شراب / ہون رند ناصحا مین کوئی پارسا نہین

در پر تمہارے آتے ہین کسواسطے طبیب / جز وصل یار کوئی ہماری دوا نہین

اوس شمع رو نے غمزہ سے دل میرا لیلیا / پھر کہتا ہی کہ تو نے مجھے کچھ دیا نہین

کیا سنگدل ہین کرتے ہین عاشق پہ اپنے ظلم / سچ ہی بتان ہند کو خوف خدا نہین

لائینگے پیچ مین دل عشاق کو مدام / بڑھ کر تمہاری زلف سے کوئی بلا نہین

کسواسطے ستاتا ہی ظالم خدا کو مان
بس یہ حقیر قابل جور و جفا نہین

غزل چہاردہم

یہ نہیں معلوم کس جا وہ بت مغرور ہے
جستجو میں جسکی مدت سے دل رنجور ہے

کیا لکھوں میں وصف اوسکے چہرہ پرنور کا
جن و انسان ہین فدا قربان دسپر حور ہے

کوئی دوسرا محبوب کا ہمسر نہ دو عالم میں ہے
حق تو یہ ہے وہ سراپا کبریا کا نور ہے

کس طرح سے ہو سکیگی ہا تجسے طی راہ سفر
پاؤں میں طاقت نہیں اور یار کا گھر دور ہے

جب کہا لفظ انا الحق وصل حق کا مل گیا
تھا زبان پر یہ حق دعوی منصور ہے

پھرتی کیون در بدر ہی ہین تجکو ہر دم اے نسیم
یاد مین تیرے مرا دل جانجان مسرور ہے

دو گے کیا حشر میں تیری شفاعت اے حقیر
جو شفیع روز محشر خلق میں مشہور ہے

غزل پنجاہم

ہوا ہوں جب سے مائل مصحف رخسار جانان پر
نظر رہتی ہے ہر لحظہ مری اوراق قرآن پر

نہیں ہے دو نو زلفین ہین لا رخسار جانان پر
مگر زنگی ہے قابض ہوئے تخت سلیمان پر

جہان اوس گل کا مسکن ہے وہ ہین اوسکا ٹھکانا ہے
نہو کیون رشک مجکو قسمت خار مغیلان پر

پڑھین گے باب پنجم ہم گلستان محل الفت ہین
طبیعت اندنون شیدا ہے اک طفل دبستان پر

ہوا ہے زرے مرا دامن کو دمجھکر خار صحرا سے
کمر باندھی جنون نے اندنون چاک گریبان پر

رفیق آشنا کنج لحد تک ساتھ جاتے ہین
پس از مردن نہیں آتا کوئی گور غریبان پر

قد موزون جانان پر مرا دل جبسے شیدا ہے
نظر میں نے نہیں گلشن میں کی سرو گلستان پر

کیا دعوی خدائی ہمسری کا جبکہ کافر نے
تباہی کیون نہ آوے لشکر فرعون ہامان پر

حقیر ناتوان کو یا خدا یثرب میں پہونچا دے
الٰہی یہ مری جان نثار شاہ رسولان پر

غزل شانزدهم

دکھائی شکل جب اوس کج ادا نے / مرا دل لیلیا اوس پرجفا نے

نہین شکوہ ہی دشمن سے مجھے کچھ / ستایا مجکو میرے آشنا نے

رقیبون کو دیے ہین خوب بوسے / ہمین دین گالیان اوس بیوفا نے

نہ ابرو کا نہ مژگان کا ہون گھائل / مجھے مارا تیرے ناز و ادا نے

نہین سوتا مرے پاس آکے وہ بت / لگا ساتھ اپنے غیرونکو سلانے

جہان ڈھونڈوگے وان پاوگے مجکو / یہ فرمایا ہی قرآن مین خدا نے

حقیر اوس شوخ نے دکھلا کے ابرو
کہا گھیرا ہی کیا تیری قضا نے

غزل هفدهم

خانہ خود اے صنم اندر دل ما کردہ / بود ویرانہ مگر عرش معلی کردہ

عاشق جانباز را کردہ ہلاک از تیغ ناز / بر سر راہش فگندی و تماشا کردہ

من گرفتار بلا تنہا نیم اے جانجان / ہر کسے را عاشق از زلف چلیپا کردہ

ابروت تیغ و بلا سل زلف مژگانت سنان / بہر قتل عاشقان سامان مہیا کردہ

ساختی مومن کسی را کردہ کافر کسے / رخنہا انداختی خود فتنہ برپا کردہ

جلوہ خود بر فگندی کردہ روشن طور را / زان کلیمی را صفا زامست و شیدا کردہ

خود توئی احمد شدی خود حامد و محمود شدی / خود برائی دیدن خود را تمنا کردہ

گہ شدی یعقوب گاہی یوسف مصری شدی / ہر دو عالم را بعشق خود زلیخا کردہ

خود شدی خسرو گاہ و شیرین وامق عذرا شدی خود / لیلی و مجنون شدی خود عزم صحرا کردہ

آمدی بر کشتهٔ خود زهم با ذنی گفته — ای تشوهم قربانت اعجاز مسیحا کرده

خود عیان کردی تو اسرار نهان پیش را
پس چرا رسوا حقیر بی نوا را کرده

غزل ہشتادہم

کرد همین چه دلربا آنچه که کرد خوب کرد — برد دلم بیک ادا آنچه که کرد خوب کرد

جان ز نهیب برده صبر و شکیب برده — هیچ نمی‌کنم گله آنچه که کرد خوب کرد

گفتم از و چه کرده تیر مژه هرا زدی — داد جواب برملا آنچه که کرد خوب کرد

گفت بنازِ آن صنم قتل ترا نموده ام — گفتم از و که جان فدا آنچه که کرد خوب کرد

کرده بزلف خود اسیر برده هوش از حقیر
ای بت شوخ بیوفا آنچه که کرد خوب کرد

غزل نودہم

دلا پابند زنجیر انہوں ہم ہیں — اسیر کاکل پر پیچ و خم ہیں

نہ آوے دل کبھی سنگین بتوں پر — نہان ہیں سب اہل ستم ہیں

یہ وقت نزع ہے آ اے مسیحا — کہ ہم اب راہیِ ملک عدم ہیں

عجب مبازے دل کو لگایا — کہ جو عاشق کو اپنے دیتے دم ہیں

غرور حسن ہوا دنکو نہ کیو نکر — وہ ہیں مغرور جو اہل حشم ہیں

طلب بوسہ کیا تینے تو بولے — نہیں دینے کے ہم کھائے قسم ہیں

حقیر اوسکی جدائی مین نہ پوچھو
گرفتار عذاب رنج و غم ہیں

غزل بستم

دل اپنا دے دیا ہمنے صنم کو
رہیں گے دیر میں چھوڑا حرم کو

جمال دلربا کے ہم ہیں طالب
کریں گے لیکے کیا باغ ارم کو

شب فرقت کہیں نازل ہو یارب
وصال اوس یار کا حاصل ہو ہمکو

تمہارے ہجر میں تو چشم گریان
نہیں تھمتا ہو آنسو ایکدم کو

نہیں دمساز گر کوئی ہمارا
رفیق اپنا بنایا تیرے غم کو

تاسف ہے کہ تنہا رہ گئے ہم
گیا سب قافلہ ملک عدم کو

حقیر ناتوان اب اے ستمگر
اوٹھا سکتا نہیں تیرے ستم کو

قطعہ تاریخ وفات محمد بخش صاحب ڈاکٹر ملازم مارکین صاحب طبع زاد مصنف نسخہ ہذا

چون بگفتم ہمہ آشنایم بمحمد بخش نام
جانب ملک عدم بیک قضا او رہبر شد

بست و پنجم بود تاریخ صفر اے غمگسار
روز یکشنبہ باشرا چون بزیر گل بپر شد

دید ازین دار فنا نقصان سوے خلد برین
ہر کہ دم داغہائے ہجر او بر سینہ خورد

سال تاریخ وفاتش ہر کہ جوید ای حقیر
زین سخن ہاتف ہی بر آید لیک محمد بخش مرد

۱۳۱۰ھ

بقلم شکستہ رقم
درگا پرشاد تحریر شد

تمت الطبع

اشتہار

ہوشیاران میکدہ سخن گستری اور نخلبندان گلشن مضمون پروری کو مژدہ ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین کہ نسبت جوشش فصل بہار کے بے کھلے ہی جاتے ہین سب غنچہ ہیے جوش نشاط ہو ہو ہی جاتے ہین گل بلبلین ہنسی کی شدت چرخ مینا پر اک سبز پری کا عالم شفق صبح پر کب لالہ پری کی حالت نگہت گل جو ہوا مین تو ہوا عطر افشان تازگی گلگونہ تمین چمنکو زینت شاہد دلپذیر مسمیٰ کلام بنیظیر مصنفہ شاعر شیرین زبان طوطی ہندوستان گل گلزار خوش بیانی بلبل شاخسار نکتہ دانی ہمصفیر داغ و فقیر جناب حافظ فتح محمد صاحب فاروقی المتخلص بہ حقیر چشتی نیازی قادری حنفی باشندہ دہلی کہ علاوہ کمالات ظاہری کے مصنف موصوف علم تصوف مین بھی فرد ہین اور یہی باعث ہی کہ اشعار پر درد ہین مطبع آفتاب عالمتاب لکھنو مین بصحت تمام و کوشش مالک کلام منشی دیبی پرشاد صاحب مالک مطبع کے کار پردازان مطبع طبع ہو کر تازگی بخش گلشن جہان ہوا اور ایک دیوان مصنف مذکور کا در نعت شریف حضرت تیار ہو رہا ہی وہ بھی عنقریب روشن بخش دیدہ نظارگیان ہوگا اطلاعًا درج کیا گیا اب بخدمت تاجران ذیشان و اہل مطابع عالیشان کے گذارش ہی کہ کوئی صاحب بلا اجازت مالک مطبع کے قصد طبع نفرماوین جسقدر جلدین مطلوب ہون مطبع مذکور سے بارعایت قیمت فی جلد ایک آنہ طلب فرماوین

قیمت فی جلد ۱

PK
2198
H367
K3